سوال

(601)تاش کا کھیل اور معاشرے پر اسے کے اثرات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تاش کھیلنے کے بارے میں کیا حکم ہے کیونکہ جب یہ کھیل کھیلنے والے (کھیلنے کے لیے) بیٹھتے ہیں تو وہ نہ اذان کی آواز کا جواب دیتے ہیں، نہ اذان کے اختتام پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اس کو سن کر اس کے بارے میں وارد دعا ہی پڑھتے ہیں۔ لوگ اذان سن کر مسجد میں نماز کے لیے چلے جاتے ہیں مگر یہ لوگ اپنے کھیل میں مگن ہو کرے بیٹھے رہتے ہیں اور لوگ نماز سے فراغت حاصل کر کے جب مسجد سے واپس آتے اور انہیں سلام کہتے ہیں تو یہ سلام کا جواب تک نہیں دیتے کیونکہ یہ دل و دماغ کے ساتھ اپنے اس کھیل میں بری طرح مشغول ہوتے ہیں اور پھر جس گھر میں بیٹھے یہ کھیل رہے ہوں وہاں سگریٹ کے دھوئیں، شور و غوغا، ہنسی مذاق، لعن طعن اور کثرت سے کھائی جانے والی قسموں، جن میں سے یہ کچھ اللہ کے نام کی اور کچھ غیر اللہ کے نام کی ہوتی ہیں، کی وجہ سے انسان وہاں بیٹھ بھی نہیں سکتا لہذا سوال یہ ہے کہ اس کھیل کے بارے میں کیا حکم ہے، اس کے کھیلنے والے کو کیا گناہ ہوگا اور معاشرہ پر اس کے کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جیسا کہ سائل نے بیان کیا ہے، تاش کے پتوں کا کھیل اللہ کے ذکرے سے اور نماز سے روکتا ہے۔ کھیلنے والوں کے دلوں میں یہ عداوت اور بغض پیدا کرتا ہے۔ کبھی اس کھیل میں مال کی شرط بھی ہوتی ہے جس کے مطابق ہارنے والا جیتنے والے کو مال بھ دیتا ہے، اور پھر اس میں لعن طعن اور جھوٹی قسمیں بھی ہوتی ہیں لہذا جب اس کھیل کے یہ نتائج ہیں تو یہ حرام ہے، کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے:

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا إِنَّمَا الخَمرُ وَالمَيسِرُ وَالأَنصابُ وَالأَزلـٰمُ رِجسٌ مِن عَمَلِ الشَّيطـٰنِ فَاجتَنِبوهُ لَعَلَّكُم تُفلِحونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّما يُريدُ الشَّيطـٰنُ أَن يوقِعَ بَينَكُمُ العَدٰوَةَ وَالبَغضاءَ فِى الخَمرِ وَالمَيسِرِ وَيَصُدَّكُم عَن ذِكرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلوٰةِ فَهَل أَنتُم مُنتَهونَ ﴿٩١﴾ ... سورة المائدة

''اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں، سو ان سے بچتے رہنا تاکہ تم نجات پاؤ۔ شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوا دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہیے۔''

تاش کھیلنے والے ایک حرام کام کا ارتکاب کرتے ہیں لہذا وہ اس کی وجہ سے بھی گناہگار ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ جو واجب کو چھوڑتے ہیں مثلاً وہ نماز باجماعت ادا نہیں کر سکتے یا دیگر حرام امور مثلاً لعن طعن، جھوٹی قسموں، غیر اللہ کے نام کی قسموں اور سگریٹ نوشی کا ارتکاب کرتے ہیں تو اس کی وجہ سے بھی گناہگار ہیں۔

جہاں تک اس کھیل کے معاشرے پر اثرات کا تعلق ہے تو ایک سلیم معاشرے کی بنیادیں دو باتوں سے مضبوط ہوتی ہیں ۔ 1 ۔ اللہ تعالی کے احکام کی اتباع کی جائے اور ۔ 2 ۔ اس نے جن کاموں سے منع کیا ہے، ان سے اجتناب کیا جائے ۔ اگر واجبات میں سے کسی چیز کو ترک کر دیا جائے یا محرمات میں سے کسی کا ارتکاب کیا جائے تو اس سے معاشرہ کی بنیادیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں ۔ یہ کھیل بھی ان عوامل میں سے ہے، جو معاشرہ پر اثرانداز ہوتے ہیں کیونکہ یہ نماز باجماعت کے ترک کا سبب بنتا ہے ۔ اس کھیل سے آپس کے تعلقات کشیدہ ہوتے اور ایک دوسرے سے دوری، قطع رحمی اور کینہ پیدا ہوتا ہے اور محرمات کا ارتکاب ہونے لگتا ہے ۔ اس کھیل کی وجہ سے انسان اپنا رزق کمانے میں بھی سستی کرنے لگتا ہے اور اگر اس کھیل میں مالی شرط لگائی جائے تو اس سے حاصل ہونے والا مال حرام ہو گا جیسا کہ اس کا جواب آغاز میں اس کی دلیل بیان کی جا چکی ہے ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص458

محدث فتویٰ